تعلیماتِ نبویؐ اور آج کے زندہ مسائل، سید عزیز الرحمٰن۔ ناشر: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر۲، کراچی۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت: ۲۴۰ روپے۔

زیرتبصرہ کتاب السیرہ عالمی کے نائب مدیر سید عزیز الرحمٰن کے اُن سیرت ایوارڈ یافتہ سات مقالات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے وفاقی وزارتِ مذہبی امور حکومت پاکستان کی جانب سے منعقدہ قومی سیرت کانفرنسوں میں بالترتیب ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۰ء، ۲۰۰۲ء، ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء میں پیش کیے۔ ان کے عنوانات یہ ہیں: ۱-تعمیر شخصیت وفلاح انسانیت، اطاعتِ رسولؐ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں، ۲-استحکام پاکستان کے لیے بہترین رہنمائی سیرتِ طیبہ سے حاصل ہوسکتی ہے، ۳- عدمِ برداشت کا قومی اور بین الاقوامی رجحان اور تعلیماتِ نبویؐ، ۴- بے لاگ احتساب، ۵- پاکستان کے لیے مثالی نظامِ تعلیم کی تشکیل اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داریاں، ۶- نئے عالمی نظام کی تشکیل اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داریاں، ۷-عصرِ حاضر میں مذہبی انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ۔

'عدم برداشت کا رجحان' میں مصنف نے مختلف مذاہب اور اقوام کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے مخالفین کے سلوک کے متعلق ان مذاہب کی مقدس کتب اور تحریروں سے اقتباسات پیش کیے ہیں، مثلاً ہندومت کی تعلیمات کا خلاصہ سوامی دیانند کے الفاظ میں یہ ہے:
دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا دو، دشمنوں کے کھیتوں کو اُجاڑ دو، گائے، بیل اور لوگوں کو بھوکا مار کر ہلاک کر دو جس طرح بلی چوہے کو تڑپا تڑپا کر مارتی ہے، اسی طرح دشمنوں کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کرو۔ (ص ۱۸)

ہر موضوع کے تمام ممکنہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ہر مقالہ اپنی جگہ ایک مختصر کتاب کی مانند ہے۔ (محمد الیاس انصاری)

نیاز فتح پوری کے مذہبی افکار، پروفیسر ہارون الرشید۔ ناشر: میڈیا گرافکس، اے ۹۹۷، سیکٹر ۱۱، اے، نارتھ کراچی۔ صفحات: ۸۷۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

اس مختصر، مگر جامع کتاب میں نیاز فتح پوری کی ایک تصنیف من و یزداں کامل کی روشنی

میں خدا، مذہب، عبادات، انبیا، الہامی کتابوں اور تصورِ آخرت کے بارے میں، اُن کے افکار و خیالات کا جائزہ زیادہ تر اُنھی کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ نیاز کے یہ افکار و خیالات، پون صدی قبل کے ہیں، مگر اُن کی کتابوں اور تحریروں کی اشاعت کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، اس لیے مصنف کا خیال ہے کہ جس مادّہ پرست اور دہریہ انسان نے زندگی بھر ملحدانہ افکار کی تبلیغ و اشاعت کی ہو اور اسلامی عقائد و تعلیمات کی مخالفت ہی نہیں، ان کی تضحیک بھی کی ہو، اُس کی تردید کرنا، ایک دینی اور علمی فرض ادا کرنے کے مترادف ہے۔

نیاز فتح پوری کا علمی اور ادبی 'کردار اور کارنامہ' اہلِ علم و ادب سے پوشیدہ نہیں۔ پروفیسر ہارون الرشید نے بتایا ہے کہ وہ اس قدر 'روشن خیال' اور 'عقل و دانش' کے پرستار تھے کہ مثلاً: اُن کے نزدیک ○ دنیا کے تمام مذاہب خود انسانوں کے وضع کردہ ہیں ○ الہامی کتابیں انسان ہی کے دماغ کا نتیجہ ہیں ○ مذہب یقیناً انسان کی ترقی میں حائل ہے ○ روزے ہر سال ہم پر مسلط کیے جاتے ہیں ○ نمازوں کی صورت میں متواتر سجدوں کا خراج، نہیں معلوم، کس نعمت کے شکریے کے طور پر ہم سے وصول کیا جاتا ہے۔ ○ نیاز فتح پوری مسجد میں جمع ہونے والے نمازیوں کو کسی احاطے میں جمع ہونے والے جانوروں کی مانند قرار دیتے ہیں۔ ○ وہ تمام عقائد، جن کا تعلّق مابعد الموت سے ہے مزعومات و قیاسات ہیں جن کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے—— آپ انھیں نیاز کے ذاتی اور شخصی معتقدات کہہ کر نظر انداز نہیں کرسکتے کیوں کہ وہ علی الاعلان ایک لمبے عرصے تک اپنے نظریات کا پرچار کرتے رہے۔ اس زمانے میں جب کچھ اہلِ قلم نے ان کا تعاقب کیا تو نیاز نے معافی مانگی، 'توبہ نامہ' شائع کیا مگر ہیرا پھیری سے نہیں گئے اور مرغے کی ایک ہی ٹانگ کے مصداق پھر وہی حرکتیں شروع کردیں۔ نیاز فتح پوری 'ہیرا پھیری' کے جزوِ اول (چوری اور سرقے) میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ مولانا مودودی کی ایک تحریر اپنے نام سے شائع کرلی مگر ان کے احتجاج پر دوسری قسط، ان کے نام سے چھاپنی پڑی۔ نیاز کے جملہ سرقوں کا احوال کراچی یونی ورسٹی کے جریدہ شمارہ ۲۷ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

نیاز فتح پوری کے 'کمالاتِ فن' کی فہرست طویل ہے۔ انھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہر نوع کی مذہبی اور اخلاقی اقدار کو ملیا میٹ کرنے اور نوجوانوں کے جنسی جذبات بھڑکانے کے علاوہ

شخصی سطح پر بھی بعض نہایت قبیح حرکات کیں، مثلاً قمرزمانی بیگم کا روپ دھار کر آگرہ کے ادیب شاہ دل گیر کو عشقیہ خطوط لکھے اور اس طرح انھیں تین سال تک بے وقوف بناتے رہے۔ تعجب تو اس وقت ہوتا ہے جب ہمارے بزرگ دوست ڈاکٹر فرمان فتح پوری جن کا شمار ایک بلند پایہ محقق و نقاد کے طور پر ہوتا ہے وہ کئی برس سے نگار و نیاز کے سالانہ جشن کے ذریعے نیاز کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا علم اٹھائے ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ کتاب نیاز فتح پوری کے اصل چہرے کی فقط ایک جھلک دکھاتی ہے۔ ان کے جملہ 'کارناموں' کا تفصیل سے جائزہ لینا باقی ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

اسلام اور آزادیِ فکروعمل، سلطان احمد اصلاحی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ڈی ۳۰۷، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵، بھارت۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

اسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے یا ایک غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ یہ آزادیِ فکروعمل کا مخالف ہے۔ مصنف نے نہایت مدلل انداز میں ایسے تمام اعتراضات کا بھرپور اور دل نشیں جواب دیا ہے۔ زیرنظر کتاب میں عقیدے، مذہب، عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت، لباس اور پوشاک، غذا اور خوراک، تہوار، جلسے جلوس، تہذیبی تشخص اور تہذیبی انفرادیت، تعلیم گاہوں، پریس اور میڈیا، اظہار رائے، تبدیلیِ مذہب، رہنے سہنے، کاروبار اور ملازمت جیسے شعبہ جات میں اسلام کی دی ہوئی آزادیوں کو قرآن و حدیث اور تاریخِ اسلامی کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

مصنف اسی آزادی کا موازنہ بھارت سے کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آج دنیا کی ہندستان جیسی مثالی جمہوریت میں بھی یہاں کی مسلمان اقلیت کو غذا اور خوراک کے معاملے میں بھی آزادی اور سہولت میسر نہیں ہے۔ (ص ۶۲-۶۳)

آزادیِ فکروعمل کے حوالے سے پروپیگنڈے کا جواب اس مختصر مگر جامع کتاب میں موجود ہے۔ پاکستان میں بہت سی غیرسرکاری تنظیمات ایسے ہی موضوعات کو اُچھالتی ہیں۔ یہ مختصر کتاب غیرمسلموں سے ربط ضبط رکھنے والوں اور این جی اوز سے مکالمے کے خواہش مند افراد کے لیے ایک خوب صورت تحفہ ہے۔ (م-ا-ا)